بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۹ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۳۵

وقفِ جدید کے چندہ میں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اپنے خاندان کے اطفال کی طرف سے عطیہ

ربوہ کے مقامی اطفال کی طرف سے وعدوں اور نقد رقوم کی والہانہ پیشکش

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۷ ستمبر کو خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی تحریک کے متعلق ولولہ انگیز خطاب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وقفِ جدید کے چندے کی کمی کو پورا کرنے کی ذمہ داری حضور اطفال الاحمدیہ پر ڈالتے ہیں اور یہ کہ انہیں پچاس ہزار روپیہ جمع کرنا چاہیئے۔ نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے اپنے بچے، نواسہ اور نواسی کی طرف سے مبلغ -/۲۵ روپے مکرم ابو المنیر نور الحق صاحب کو چندہ وقفِ جدید کے طور پر خزانہ میں داخل کرنے کے لئے عطا فرمائے۔ بعد ازاں مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے حضور کی خدمت میں اپنے خاندان کے دس بچوں کی طرف سے ایک روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ فرمایا اور اس ماہ کے دس روپے نقد ادا فرمائے۔ اسی روز نمازِ عصر سے پہلے مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب کے چار نو عمر بچوں نے جو علی الترتیب جماعت نہم، ہفتم، چہارم اور سوم کے طالبِ علم ہیں حضور کی خدمت میں آٹھ آنے ماہوار کے حساب سے تین تین ماہ کا چندہ پیش کیا۔ اسی طرح مکرم میاں نواب دین صاحب پہریدار کے بچے نے ایک ماہ کا چندہ آٹھ آنے پیش کیا۔ مختلف محلہ جات میں نمازِ جمعہ کے بعد اطفال الاحمدیہ سے وعدوں کے حصول کے لئے کوشش شروع کر دی گئی جس میں اطفال نے وعدوں اور ادائیگی میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کی۔ جمعہ کو رات نو بجے تک بہت سے محلہ جات کے اطفال کے وعدوں کی لسٹیں تیار کی گئیں۔ دار الرحمت وسطی کے ۱۲۵ سے زیادہ اطفال نے اپنے وعدے لکھائے اور بعض نے نقد رقوم ادا کیں۔ بیرونی جماعتوں کے احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے خاندان کے تمام اطفال کو اس تحریک میں شامل کریں اور ان کی طرف سے وعدے سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال فرماویں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

[redacted]bwah

ربوہ ۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے وقفِ جدید کی اہمیت پر ایک پر معارف و ولولہ انگیز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب کو اس الٰہی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اسکے دائرہ کار کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی تحریک فرمائی۔ جہاں تک نئے معلمین تیار کرنے کا تعلق ہے حضور نے فرمایا کہ جنوری میں معلمین کی نئی تربیتی کلاس شروع ہونے سے پہلے پہلے کم از کم ایک سو احباب بطور معلم خدمات بجالانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اس ضمن میں حضور نے علی الخصوص پرائمری سکول کے ریٹائرڈ اساتذہ کو آگے آنے اور اس غرض کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی۔ نیز جہاں تک وقف جدید کے بجٹ میں کمی کو پورا کرنے کا تعلق ہے اس ضمن میں حضور نے اطفال الاحمدیہ سے نہایت ہی ولولہ انگیز پیرایہ میں خطاب کرتے ہوئے انہیں توجہ دلائی کہ وہ آگے آئیں اور ان کے بڑوں سے جو کمی رہ گئی ہے اسے پورا کریں۔ حضور نے فرمایا ہر احمدی طفل اگر زیادہ نہیں تو کم از کم آٹھ آنے ماہوار پس انداز کر کے وقف جدید کے مالی جہاد میں بآسانی حصہ لے سکتا ہے۔ حضور نے اطفال الاحمدیہ پر یہ ذمہ داری ڈالی کہ وہ کم از کم پچاس ہزار روپیہ وقفِ جدید کے لئے جمع کر دکھائیں۔

● محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کا ۲۹ ستمبر کو رام لال آئی ہسپتال میں آنکھ کا اپریشن ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر خدمت درویشاں)

● جماعت احمدیہ لاہور کا مرکزی دفتر ۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ۱۳ ٹمپل روڈ سے دار الذکر A-115 علامہ اقبال روڈ لاہور میں منتقل ہو گیا ہے۔ لہذا آئندہ جماعت لاہور سے ہر قسم کی خط و کتابت براہِ مہربانی نئے پتہ پر فرمائی جائے۔
(نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء

اہلِ علم حضرات کیلئے لمحۂ فکریہ

(۱) سید ابوالحسن صاحب ندوی نے کچھ عرصہ ہوا ایک کتاب "قادیانیت" لکھی تھی۔ ان دنوں الفضل میں ہم نے اس پر تبصرہ کیا تھا اور دکھایا تھا کہ سید صاحب نے کس طرح سراسر غلط بیانیاں کی ہیں۔ اور حقائق کو توڑ مروڑ کر کس طرح ان سے گمراہ کن نتائج نکالے ہیں۔ دراصل یہ کتاب بھی دوسری ایسی کتابوں کی طرح جو احمدیت کی مخالفت میں لکھی گئی ہیں نہایت غیر دیانتدارانہ جذبہ سے لکھی گئی ہے۔ اور اس کی غرض پڑھنے والوں کو فریب دینے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ بظاہر تحقیقاتی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ مگر سید صاحب نے ذرا بھی تحقیقات کا حق ادا نہیں کیا۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے موجود مخالفانہ لٹریچر کو سامنے رکھ کر اپنی بولی میں وہی غلط بیانیاں ڈھال دی ہیں۔ خیر۔

اب اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ اور مودودی صاحب کے ماہنامہ ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۶۶ء میں اس پر ایک تبصرہ شائع ہوا ہے۔ تبصرہ نویس فرماتے ہیں کہ:۔

"اس کتاب کو مغربی ممالک میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جو لوگ اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں انہیں قادیانیت کی حقیقت معلوم ہو سکے۔ اور وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اسے اسلام ہی کا ایک فرقہ نہ سمجھتے رہیں۔"

دیکھا آپ نے کتنا اعلیٰ مقصد ہے جو تبصرہ نویس کے پیش نظر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کا جو کام مغربی ممالک میں کر رہی ہے۔ اس پر نعوذ باللہ پانی پھر جائے گا۔ اور وہ بھی کس شان سے۔ یعنی جو مساجد جماعت احمدیہ نے مغرب میں تعمیر کی ہیں اور ان سے پانچ وقت جو

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح۔ حی علی الفلاح۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ

کی آواز بلند ہوتی ہے۔ اس کو سن کر لوگ سمجھیں کہ یہ اسلام کی آواز نہیں ہے اور نہ وہ قرآن کریم اسلام کا قرآن ہے۔ جس کے تراجم جماعت احمدیہ نے یورپ کی مختلف زبانوں میں شائع کئے ہیں۔ جن کے ساتھ قرآن کریم کا اصل متن بھی موجود ہے۔ الغرض نہ یہ اذان نہ یہ نمازیں جو احمدی مساجد میں ادا کرتے ہیں۔ اور نہ یہ مساجد اور نہ وہ قرآن کریم جو جماعت احمدیہ نے شائع کئے ہیں۔ اسلام کی چیزیں ہیں کیونکہ "احمدیت" اسلام کا کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ اصل اسلام تو وہ ہے جس کو کئی صدیوں سے عیسائی پادری یورپین اقوام کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ یعنی مسلمان (نعوذ باللہ) ایک بت کی پرستش کرتے ہیں جس کا نام "محمد" ہے وغیرہ وغیرہ (نقل کفر کفر نباشد)

یہ عظیم کام ہے جو بقول مودودی تبصرہ نگار "قادیانیت" کے انگریزی ترجمہ سے سرانجام پائے گا۔ یورپ کے لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مسجدیں تعمیر کرنے والے پنج وقتہ مساجد سے اذان بلند کرنے والے اور قرآن کریم شائع کرنے والے تو اسلام سے تعلق ہی نہیں رکھتے۔ اس لئے اصل اسلام تو وہی ہے جو عیسائی پادری پیش کرتے رہے۔ جس کی حفاظت کے لئے حضرت جگر پاکر سید ابوالحسن صاحب ندوی نے یہ کتاب انگریزی میں منتقل کرائی ہے۔ اور مودودی صاحب کے مشورہ سے مغربی ممالک میں زیادہ سے زیادہ پھیلائی ہے۔

بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بے کار نہیں ہیں

(۲) ترجمان القرآن کے اس شمارہ میں "اشارات" کے مستقل عنوان کے تحت مصر میں اخوان المسلمین کے اکابر کو جو موت کی سزا ہوئی ہے۔ اس کے متعلق مغربی صحافت نے اسلام کے خلاف معاندانہ رویہ رکھتے ہوئے مثالیں دے کر کہا گیا ہے کہ

"اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مغربی پریس کی یہ روش کوئی ایسا حادثہ نہیں ہے جسے محض اتفاق پر محمول کر کے نظر انداز کر دیا جائے۔ اس کے اسلام دشمن طرز عمل میں اتنی استواری اور پائیداری ہے کہ انسانی عقل اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز باور ہی نہیں کر سکتی کہ وہ یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے انداز فکر، لگے بندھے منصوبے اور متعین مقاصد کی تکمیل میں کر رہا ہے۔ اس کا یہ طرز عمل چند صحافیوں اور خبر رسانوں کے ذاتی ذوق یا رجحان کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ پوری پوری قوموں اور سلطنتوں کی پالیسی یہی ہے۔ بلکہ یہ اہل مغرب کی مشترک بین الاقوامی پالیسی ہے اور پریس اس کا ایک بڑا موثر آلۂ کار ہے۔ کم از کم اس معاملہ میں پریس ایک خود مختار ادارہ نہیں ہے۔ جو اپنی قوموں کی پالیسی سے ہٹ کر اپنی کوئی الگ پالیسی چلاتا ہو۔"
(ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۲)

اس سے آگے یہ واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح یہ مغربی اقوام اسلامی ملکوں میں دخل انداز ہیں:۔

"جب تک یہ مغربی اقوام مسلمانوں پر براہ راست مسلط رہیں۔ اس وقت تک تو وہ خود اپنے ہاتھ سے آزادی۔ حریت، انسانی بنیادی حقوق اور انصاف کا خون کرتی رہیں۔ اسلام اور اسلامی تحریکات کو دبانے میں ہر قسم کے ظلم سے کام لیتی رہیں۔ مگر انہیں اس امر کا پوری طرح احساس تھا کہ وہ ان ممالک پر خود زیادہ دیر تک مسلط نہیں رہ سکیں گی۔ اور ایک نہ ایک دن ان ممالک کو آزادی کرنا پڑے گا۔ اس لئے انہوں نے شروع ہی سے اس امر کا پوری طرح اہتمام کیا کہ ان کے جسم کے ساتھ ان کی روح یہاں سے رخصت نہ ہونے پائے۔ بلکہ وہ مسلمانوں کے ایک طبقہ کے اندر حلول کر کے اسے مغربی قوموں کے مقاصد کی تکمیل کا ایک موثر ذریعہ بنا دے۔ چنانچہ ان قوموں نے اپنی "روح بد" کا وارث بنانے کے لئے مسلمانوں کے اندر ایک ایسے طبقے کا انتخاب کیا جسے دین، ایمان، اخلاق، الغرض دنیا کی ہر چیز کے مقابلہ میں اپنے مفادات عزیز تر تھے۔ اس بے ضمیر طبقہ کو اپنا صحیح طور پر جانشین بنانے کے لئے اس کی بڑی تربیت کی گئی۔ اور قوم کے اندر اس کے اثر و رسوخ کو بڑھانے کے لئے مختلف چالیں چلی گئیں۔"
(ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۳)

یہ طرز فکر ہے جو دراصل ان لوگوں کو دنیا کے موجودہ حالات میں صحیح لائحہ عمل اختیار کرنے کی راہ میں حائل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ بجائے اس کے کہ اپنے ملک و قوم کے لئے کسی مفید کام میں حصہ لیں۔ اور مسلمان حکومتوں سے تعاون کریں اسلام کے نام پر فتنہ و فساد کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جو لوگ اسلامی ممالک میں برسر اقتدار آتے ہیں۔ وہ کوئی انوکھے نہیں ہیں بلکہ حالات زمانہ کی پیداوار ہیں۔ اور وہ مغربی اقوام سے جو تعلقات قائم کرتے ہیں وہ حالات زمانہ سے مجبور ہو کر کرتے ہیں۔ اس غلط فہمی کی وجہ سے یہ لوگ نہ تو خود قوم کے لئے کوئی مفید کام کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ حالانکہ اس صورت حال کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس وقت تمام مادی قوت جس میں نئے نئے علوم و فنون بھی شامل ہیں غیر مسلم یعنی مغربی اقوام کے ہاتھ میں ہے مادی قوت اس برتری کی وجہ سے وہ تمام دنیا کی سیاست پر چھائے ہوئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ مغربی اقوام کو جو الحاد اور عیسائیت کی نمائندہ ہیں اسلام کے ساتھ سخت دشمنی ہے۔ اور وہ نہیں چاہتیں کہ اسلام کہیں کامیاب ہو۔ اس لئے وہ اس کے خلاف تمام ہتھکنڈے استعمال کرتی ہیں۔ ایسی صورت میں اسلامی ممالک میں اسلام کے ہمدرد عنصر کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے بڑے غور و فکر کا مطالبہ کرتا ہے۔ جس سے ہمارا یہ اسلام پسند کہلانے والا عنصر سراسر عاری ہے۔

اس کا ثبوت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جو مغربی اقوام میں اسلام کی اشاعت کا کام حسب استطاعت کر رہی ہے۔ یہ لوگ اس کے کام کو بھی مٹانا چاہتے ہیں۔ اور اس کو فتنہ کہہ کر عوام مسلمانوں کو ان سے ہمدردیوں کو حتی الوسع ختم کرنے پر ہی سارا زور خرچ کر رہے ہیں۔ جیسا کہ مضمون کے حصہ اول میں اس کی مثال ہم نے پیش کی ہے۔

زبان کی حفاظت اور اسکی اہمیت

اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی (مربی سلسلہ) حال کوٹلی آزاد کشمیر)

جماعتوں کی باہمی اخوت و محبت اور اتفاق و اتحاد کے لئے زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ ترش کلامی اور بدزبانی کی وجہ سے باہمی ناراضگیاں۔ اختلافات۔ جھگڑے اور فساد پیدا ہو جاتے ہیں۔ انسان کے دوسروں کے ساتھ جو معاملات ہوتے ہیں وہ اکثر زبان سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے انسان جس قدر زبان کے لحاظ سے صاف سیدھا اور بہتر ہو اسی قدر دوسروں کے ساتھ اسکے معاملات بھی صاف۔ سیدھے اور بہتر ہونگے اور جس قدر تلخ۔ ترش اور خراب ہو اسی قدر دوسروں کے ساتھ اس کے معاملات بھی تلخ۔ ترش اور خراب ہوں گے۔ اسی بنا پر اللہ تعالے نے مومنوں کو "قولِ سدید" کہنے کی ہدایت کی ہے۔ فرمایا

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔

(احزاب ع ۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی اور کھری بات کہو وہ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ عظیم کامیابی پر فائز ہو گیا۔

اس آیت میں خدا ترسی کی ہدایت کے ساتھ ہی مومنوں کو "قولِ سدید" کہنے کی ہدایت فرما کر اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ "قولِ سدید" کہنا تقوےٰ کی اہم علامات میں سے ایک علامت ہے اور اس کے بغیر تقوےٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ "قولِ سدید" اختیار کرنے کے نتیجہ میں فرمایا کہ اللہ تعالے تمہارے اعمال سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا جس سے ظاہر ہے کہ اگر "قولِ سدید" کہنے کا طریق اختیار نہ کیا جائے تو اللہ تعالے ایسے لوگوں کے اعمال میں بگاڑ پیدا کرتا ہے اور ان کی لغزشیں اور ان کے گناہ بھی معاف نہیں کرتا۔ آیت کے آخری حصے میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی پیروی کرنے والوں کیلئے فوزِ عظیم کی بشارت دی ہے یعنی جو لوگ خدا ترسی اور "قولِ سدید" اختیار کرنے والی زندگی بسر کریں گے اللہ تعالے انہیں عظیم کامیابی پر فائز کر دے گا۔

اسی طرح اللہ تعالے نے کئی دیگر مقامات پر بھی "قول معروف" اور "قول حسن" کہنے کی تاکید کی ہے یعنی مومنوں کو ایسی بات کہنی اور کرنی چاہیئے جو موقعہ و محل کے مطابق ہو ہر لحاظ سے بہتر اور بھلائی والی ہو اور اس میں کسی قسم کی تلخی۔ ترشی اور برائی نہ ہو جس سے کسی قسم کی ناراضگی اختلاف یا فساد پیدا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حقیقی مسلمانوں کی ایک علامت یہ قرار دی ہے کہ لوگ ان کی زبان کی تکلیف سے محفوظ رہیں فرمایا:۔

المسلم من سلم المسلمون من یدہٖ ولسانہٖ۔

(بخاری)

یعنی حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان کی تکلیف سے مسلمان محفوظ رہیں۔

ایک صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسولؐ اللہ! کیا زبان سے نکلنے والی باتوں پر بھی مؤاخذہ ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا۔ کیوں نہیں۔ زبان کی حفاظت پر ہی تو اعمالِ صالحہ کے ثمراتِ حسنہ کا دار و مدار ہے۔

ایک اور شخص نے آپؐ سے پوچھا یا رسولؐ اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت سے قریب کر دے۔ آپؐ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ زبان کی حفاظت کرو۔ زبان کی حفاظت کرو! معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو اس شخص کے بارے میں علم ہو چکا ہو گا کہ وہ اپنی زبان کو بیجا طور پر اور بے احتیاطی سے استعمال کرتا ہے اس لئے آپؐ نے اسے زبان کی حفاظت کی خصوصی ہدایت فرمائی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیراً اولیصمت۔ (بخاری)

جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ خیر کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ اگر انسان بھلائی کی بات نہ کہہ سکے تو خاموش ہی رہے۔ تلخ و ترش بات کہنے سے یہی بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من ضمن لی ما بین الرجلین وما بین اللحیین ضمنت لہ الجنۃ۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ زبان کی حفاظت کرنے والا مومن ضرور جنت میں داخل ہو گا اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضمانت دے دی ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ نیک انسان ہو گا تو نیک باتیں ظاہر کرے گا اور بد ہو گا تو بد باتیں ظاہر کرے گا۔ اچھی باتوں والا اچھا بیج بوتا ہے اور بُری باتیں کرنے والا بُرا بیج بوتا ہے۔

ان تصریحات سے واضح ہے کہ تین چیزیں ہیں جن کے ذریعہ انسان دوسروں کو تکلیف دے سکتا ہے۔ ہاتھ[1]۔ زبان[2]۔ اور فرج[3]۔ اگر انسان ان کی حفاظت نہ کرے تو معاشرہ میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا ہے کہ وہ اصل مومن وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان کی تکلیف سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ اگر مسلمان اس تعلیم پر عمل پیرا ہوں تو کہیں بھی جھگڑے اور فساد پیدا نہ ہوں بلکہ امن و امان کی فضا قائم ہو جائے۔ زبان کی تکلیف کی شدت کے بارے میں یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ تلوار کے زخم تو مندمل ہو سکتے ہیں مگر زبان کے زخم مندمل نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ ہمیں زبانوں اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور اسلام کی مذکورہ ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین

داخلہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں فرسٹ ایر بی۔ اے (آرٹس) کا داخلہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہے اور دس روز تک جاری رہے گا۔

گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ بھی ۸ ر اکتوبر تک لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود۔

انٹرویو۔ روزانہ ۸ بجے صبح (پرنسپل)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ (۲۸، ۲۹، ۳۰ اکتوبر) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہو گی

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجالس انصار اللہ کوئٹہ و قلات کے

پانچویں سالانہ تربیتی اجتماع کی مختصر روداد

نظامت انصار اللہ کوئٹہ و قلات کا پانچواں سالانہ تربیتی اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۲۷، اور ۲۸، اگست ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ و اتوار نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔

مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماع میں شرکت فرمائی۔

اجتماع کا افتتاح ۲۷، اگست ۶۶ء کو ساڑھے پانچ بجے شام تلاوتِ قرآن کریم سے زیرِ صدارت محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ و قلات ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ کوئٹہ و قلات نے ایک مختصر خطاب میں باہر سے تشریف لانے والے احباب کو خوش آمدید کہا اور اجتماع کے انعقاد کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے افتتاحی تقریر نمائندہ مرکزیہ نے فرمائی جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ کا اقتباس بطور حضور کے پیغام کے احباب کو پڑھ کر سنایا اور پھر انصار اللہ کو اپنے فرائضِ منصبی کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تقریر کا ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا اس کے بعد نظامت انصار اللہ کوئٹہ و قلات کی سالانہ رپورٹ کارگزاری منتظم عمومی نے پیش کی۔ لیکن دین کے متعلق اسلامی تعلیم کے موضوع پر مکرم ملک کرم الٰہی خان صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان نے اور "قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کے تصور" پر مکرم میاں عبد القیوم صاحب ایم۔ اے نے تقاریر فرمائیں اور اجلاس ساڑھے سات بجے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس زیرِ صدارت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ حسبِ پروگرام شروع ہوا "اسلام میں نظامِ خلافت" کے موضوع پر محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ و قلات نے خطاب فرمایا۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکرم حاجی فیض الحق خاں صاحب نے پڑھ کر سنائے اور آخر میں "افریقہ میں تبلیغِ اسلام" کے موضوع پر جنابِ یوسف لیسین صاحب (گھانا) نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس ۲۸، اگست ۶۶ء کو نماز تہجد باجماعت سے شروع ہوا جو کہ مکرم حافظ محمد یوسف صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ بعد میں نماز فجر کے بعد "درس قرآن مجید" محترم محمد عیسیٰ جان خاں صاحب نے "درسِ حدیث" مکرم میاں عبد القیوم صاحب ایم۔ اے نے "درس کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" مکرم حاجی فیض الحق خاں صاحب نے دیا۔ پھر "ذکرِ حبیبؑ" پر حضرت ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب (قلات) نے ایمان افروز واقعات پیش فرمائے اور ساڑھے چھ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

چوتھا اجلاس زیرِ صدارت مکرم ملک کرم الٰہی خان صاحب ایڈووکیٹ سوا آٹھ بجے شروع ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے تقاریر فرمائیں:۔

مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔

مکرم یوسف عثمان کمبا اولایا صاحب (تنزانیہ)

مکرم ڈاکٹر میجر منیر احمد صاحب خالد

تقریر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بذریعہ ٹیپ ریکارڈر۔

مکرم محمد عیسیٰ جان خاں صاحب

بعد ازاں ایک تقریری مقابلہ ہوا اس کے بعد ۱۱ بجے یہ اجلاس ایک مختصر وقفہ کے لئے ختم ہوا۔

پانچواں اور آخری اجلاس زیرِ صدارت محترم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظم اعلیٰ انصار اللہ کوئٹہ و قلات ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد "ذکرِ حبیبؑ" پر مکرم الحاج خلیفہ عبد الرحمان صاحب نے تقریر فرمائی ء آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند خطوط کی بھی احباب کو زیارت کروائی جو حضور نے حضرت خلیفہ نور الدین صاحبؓ جموتی کو تحریر فرمائے تھے۔

اس کے بعد ایک بیرونی طالب علم مکرم سفنی ظفر احمد صاحب (انڈونیشین) نے "مشرق بعید میں اسلام" پر تقریر فرمائی جس کے بعد مولانا شمس صاحب کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کا ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا۔ بعدہٗ محترم مولانا نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ ناظم اعلیٰ صاحب نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کا تعاون فرمایا۔ آپ کی درخواست پر محترم مولانا جلال صاحب شمس نے تقریری مقابلہ میں اوّل۔ دوم و سوم آنے والے انصار صاحبان کو سلسلہ کی کتب بطور انعام تقسیم فرمائیں۔ اور آخری اجلاس خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہوا۔

اجتماع کے تمام اجلاسوں میں حاضری تسلی بخش رہی۔ انصار اللہ کے علاوہ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران بھی شرکت فرماتے رہے اور مختلف مواقع پر اطفال نے بھی حتی المقدور اپنی خدمات پیش کر کے اجتماع کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار محمد اسحٰق

منتظم عمومی نظامت انصار اللہ کوئٹہ و قلات

چندہ مساجد ــــ اور ــــ لجنات اماء اللہ

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ۱۶ ستمبر تا ۳۰ ستمبر تین ہزار ایک سَو ستر روپے کے وعدہ جات اور تین ہزار آٹھ سَو ستّر روپے کی وصولی چندہ مساجد کے حساب میں ہوئی ہے۔ گویا ۳۰ ستمبر تک کل وعدہ جات کی مقدار تین لاکھ بیالیس ہزار تین سَو بیالیس روپے اور کل وصولی تین لاکھ آٹھ سَو اکتیس روپے ہو چکی ہے۔

احمدی بہنوں نے جس قربانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ایک قلیل عرصہ یعنی پونے دو سال کے عرصہ میں تین لاکھ روپے جمع کر دئے ہیں لیکن ابھی دو لاکھ روپے کی اَور ضرورت ہے۔ ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ مزید ایک سال کے عرصہ میں یہ رقم پوری کر دی جائے۔ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں جاتا۔ ابھی بہت بھاری تعداد بہنوں کی ایسی ہے جنہوں نے وعدہ جات پورے نہیں کئے اسی طرح بہت سے گاؤں قصبے ایسے ہیں جہاں جماعت ہے لیکن چندہ ان کی طرف سے نہیں آیا۔ ہر ضلع کی لجنہ اگر اس رنگ میں کوشش کرے کہ سارے ضلع میں جہاں بھی احمدی خواتین ہیں خواہ لجنہ قائم ہو یا نہیں وہاں سے چندہ وصول کریں تو یہ کمی بہت جلد پوری ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو۔ صرف آپکے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (مینیجر)

بھارت میں گئوکشی پر پابندی کا مطالبہ

بھارت میں گاؤکشی کے خلاف آج کل مظاہرے ہو رہے ہیں ان سے متاثر ہو کر پنڈت نہرو کی بھانجی اور وجے لکشمی پنڈت کی صاحبزادی نین تارا نے سنڈے اسٹینڈرڈ میں ایک مضمون لکھا جو بعد میں الجمعیۃ دہلی ۱۶ ستمبر میں شائع ہوا۔ یہ مضمون ذیل میں بدر قادیان کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔

[redacted]

ہماری اس سیکولر ریاست میں ہندو ایک مخصوص پوزیشن کا حامل ہے وہ اکثریتی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ ملکی امور کے بارے میں انتہائی بلند بانگ ہے۔ اس کی خصوصی پوزیشن اور حقوق کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ ان کے استعمال میں حکمت اور تدبر سے کام لیتا مگر اس کے برعکس ہم اکثر اس کی آواز ان معاملات کے بارے میں سنتے رہے ہیں جن کے لئے نہ صرف کسی سیکولر ریاست میں گنجائش نہیں بلکہ اس دور میں دنیا کی کسی بھی ریاست میں ان کا کوئی مقام نہیں۔

مثال کے طور پر انسداد گاؤکشی کے مسئلہ کا ان دنوں پھر کافی چرچا ہے اور سادھوؤں کی ایک جماعت نے اس مقصد کے لئے دہلی میں پبلک مظاہرے کر کے اس مسئلہ کے بارے میں حکومت پر دباؤ ڈالنا اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

مگر ہم مسلمانوں میں سے کسی گروہ کو راجدھانی پر دھاوا کرتے اور خنزیر کے گوشت پر پابندی کے لئے حکومت پر زور ڈالتے ہوئے نہیں دیکھا۔ مسلمان جو لحم خنزیر کو نجس خیال کرتے ہیں۔ حفظانِ صحت، دین و مذہب یا ذاتی پسند اور ناپسند کی بنیاد پر اس کے خلاف کبھی آواز نہیں اٹھاتے اور حکومت بڑی دانشمندی سے ان جانوروں کی افزائش نسل اور ان کے گوشت کھانے کی ہمت افزائی کر رہی ہے۔

نہ ہم نے عیسائیوں کے کسی جلوس کو دہلی کی سڑکوں پر نعرے لگاتے دیکھا کہ ذبیحہ گاؤ کو جاری رکھا جائے تاکہ ان کے دسترخوان حسب ضرورت و خواہش بھنے ہوئے گوشت سے مزین رہیں کیونکہ ان کے دین میں اس کے کھانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

اور پھر کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ملک بھر کے انتہا پسند سبزی خوروں نے اپنے گوشت خور بھائیوں کے خلاف ہنگامہ برپا کیا ہو اور مظاہرہ کیا ہو کہ ہر قسم کے ذبیحہ پر پابندی لگا دی جائے ان میں سے کوئی شے ظہور میں نہیں آتی۔ کیونکہ لوگ اپنے عقیدے میں راسخ ہوتے ہوئے بھی اپنی پسند اور ناپسند اور عقائد کو دوسروں پر ٹھونسنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے وہ جس طرح مناسب خیال کرتے ہیں اپنی زندگی گزارتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کا پورا حق دیتے ہیں اپنا مخصوص غذائی ذوق تمام کرنے کے لئے قانون سازی کے مطالبہ کا خیال نہیں آتا۔

تو کیا ہم پھر اس سے یہ نتیجہ اخذ کریں کہ ہندو دھرم کی مذہبی رسوم اقلیتوں کے رسوم کے مقابلہ میں زیادہ جراحت پذیر ہیں اور اس سے خصوصی تحفظ چاہتے ہیں کیا گاؤکشی کے خلاف آواز اٹھانے والے سادھو اپنے مسلمان اور عیسائی بھائیوں سے اپنے دھرم کے مقابلہ میں زیادہ حساس، ان سے زیادہ خیر پسند اور اپنی روایات کا ان سب لوگوں سے زیادہ درد اپنے دل میں رکھنے والے ہیں؟ یا پھر کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ان مظاہروں اور مطالبات دھینگا مشتی آرائی کے علاوہ اور کوئی کام ہی نہیں۔

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انسانوں کا ایک بہت بڑا گروہ ہفتوں ہاتھ پر ہاتھ دھرا بیٹھا رہے۔ جیسے کہ اسے کچھ کرنا ہی نہیں۔ لوگوں کے لئے یہ جاننا بھی موجب دلچسپی ہوگا کہ ان لوگوں کو اس طویل ہنگامہ آرائی کے دوران کھلاتا پلاتا کون ہے جبکہ ایک عام شہری کو حصول غذا کے لئے سخت محنت کرنا پڑتی ہے اور اسے گاڑھے پسینے کی کمائی کا ایک بڑا جزو پیٹ بھرنے میں صرف ہو جاتا ہے اگر وہ فاقہ کشی پر آمادہ نہ ہو تو بیکار پڑے رہنے کا خواب نہیں دیکھ سکتا اور اگر یہ لوگ فاقوں پر قانع رہتے ہیں تو پھر سوکھ کر قاق کیوں نہیں ہو جاتے اور پھر اصل بات تو یہ ہے کہ آخر ان سے نرمی اور اخلاق سے سہی مگر مستحکم انداز سے کیوں نہیں کہہ دیا جاتا کہ ہم آپ کے عقائد کا احترام کرتے ہیں اور آپ کو پورا حق ہے کہ ان پر زندگی میں مکمل طور پر عمل کریں۔ مگر اس مملکت میں آپ کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی بستے ہیں۔ اور ایسی صورت میں قوم پر کو اور نہ کسی دوسرے گروہ کو یہ حق دیا جا سکتا ہے کہ وہ پورے ملک کے لئے اپنے پسند اور ناپسند کی بنیاد پر قانون تجویز کرنے لگے۔

اس معاملہ کو نمایاں کرنے سے حقیقت پسندانہ انداز اختیار کرنے کی تدبیر کی پالیسی کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہم اس طرح اہل وطن کی بے وقری کرتے ہیں۔ یہ دکھا کر کہ ان پر جمود طاری ہے وہ اپنی زندگی میں کسی اور نئے تغیر کو راہ دینے پر آمادہ نہیں ہیں اور موجودہ سائنسی دور کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

یہ زندگی کی بڑی ہی حوصلہ افزا حقیقت ہے کہ جب کبھی لوگوں کو موقع دیا گیا ہے جب تعلیم و معاشی وسائل کے ذریعہ ان کی تاریک زندگیوں میں روشنی مہیا کی گئی ہے تو انہوں نے اس روشنی کو قبول کیا ہے عوام کمزوری کا اظہار نہیں کرتے ہیں۔ یہ ان کے لیڈر ہیں جو عوام کی ذہنی سطح کو پست تصور کر کے یا ان کی اصلاح کے لئے آمادگی کا غلط اندازہ کر کے اپنی کمزوری کا ثبوت دیتے ہیں۔ یہ ہمیشہ کسی جرأت مندانہ اقدام سے اس لئے خائف نظر آتے ہیں کہ اس کی مخالفت ہوگی۔ یا اس کے امکانی برے نتائج دور رس ہوں گے۔

مخالفت کا ہوا در اصل واقعات کی دنیا میں وجود نہیں رکھتا۔ وہ بس ذہنوں پر سوار رہتا ہے۔ یہ متعین طور پر تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ عوام کا کونسا طبقہ اصلاحی تدابیر کی مخالفت پر آمادہ ہے اور اس کے اسباب کیا ہیں۔ یہ تجزیہ بھی کہ آیا یہ اسباب معقول اور بجا ہیں کیا مخصوص مسئلہ کو اچھی طرح منظر عام پر لایا گیا ہے۔ اس پر آزادانہ تبادلہ خیال ہوا ہے یا نہیں یا صرف کسی مخصوص طرز فکر کے حامل قلیل گروہ کی نمائندگی کے دعویدار گروپ کی طرف سے الٹی میٹم یا سنیہ گرہ کی شکل میں ایک مختصر چیلنج مار اگیا ہے ایک ایسے گروہ کے نمائندوں کی طرف سے جن کے دعوؤں کی سینکڑوں برس سے کبھی چھان بین نہیں کی گئی ہے اور عین ممکن ہے کہ اب ان کا کوئی وجود نہ ہو۔

دہلی میں دھرنا دے کر بیٹھنے والے سادھو کس کی نمائندگی کرتے ہیں؟ تھوڑی دیر کے لئے موجودہ دور کے تعلیم یافتہ ہندوؤں کو نظر انداز کر دیجئے جن کی وہ یقیناً نمائندگی نہیں کر رہے ہیں۔ اچھا تو کھیت میں کام کرنے والے کاشتکار کو لیجئے۔ یہ غریب گوشت اسلئے نہیں کھاتا کہ گوشت بہت مہنگا ہے۔ اگر کاشتکار گوشت خرید سکتا تو ضرور کھاتا۔

اب ذرا ان لوگوں کو لیجئے جو شہروں میں رہتے اور کام کرتے ہیں۔ اور تیزی سے اس مشینی تہذیب میں ڈھلتے جا رہے ہیں۔ جو ذات پات اور فرقوں کی حد بندیوں کو مٹا دینے والی ہے اور ساری دنیا کو مشترک رسم و رواج اختیار کرنے پر آمادہ کر رہی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے زندگی وہ تو ہرگز نہ رہے گی جو کبھی پہلے تھی۔ ان کی زندگیوں میں روز مرہ نئے سوالات ابھرتے ہیں اور نئے جوابات کا مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ پرانے دھلے دھلائے جوابات سے ان کی تسکین نہیں ہوتی۔ ہمارے معاشرے کے بہت سے اہم اجزاء ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ ان میں سے کوئی بھی سادھوؤں کو اپنی قیادت اور نمائندگی کے لئے انتخاب کرنا پسند نہ کرے گا۔ کیا انہیں جبر کے تحت ان کی قیادت قبول کرنے پر آمادہ کیا جا سکتا ہے؟

یا پھر یہ کہ کہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے اسلئے اسے جاری رہنا چاہیئے اس کے خلاف کرنا گویا پورے معاشرے سے جنگ ہوگی۔ ان کو آزاد چھوڑ دیا جائے اور موقعہ اور وقت دیا جائے تو یہی لوگ دوسرے تمام لوگوں کو اپنے ذہنوں میں لائیں گے اور وہ فیصلے کرینگے جو معقول اور قابل عمل ہوں گے ان پر ماضی کے دھندلکوں کا سایہ نہ پڑا ہوگا۔

یہ تو صحیح ہے کہ شاستروں میں گاؤکشی پر پابندی لگائی گئی ہے۔ مگر یہ بھی اتنی ہی سچی بات ہے کہ ہندو دھرم کے مقدس تریں لٹریچر کے ایک جز میں عورت کو کمتر درجہ کا وجود تسلیم کیا گیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اسے مرد کی لذت اندوزی اور عیش کوشی کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ بجائے خود اس کی کوئی اہمیت تسلیم نہیں کی گئی۔ اس کے باوجود ہم اس زاویہ فکر کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور سادھوؤں کا کوئی بڑے سے بڑا ڈیلیگیشن ہمیں اس کی معقولیت اور جواز کا یقین نہیں دلا سکتا۔

بھارت کے باشندے عرصہ دراز سے کسی نہ کسی کی بالادستی کا شکار رہے ہیں اور شاید تعصب اور ہٹ دھرمی سے بڑھ کر ظلم سا دہ لوح عوام پر کسی بالادستی اقتدار نے نہ ڈھایا ہو۔

اگر کوئی تعلیم یافتہ روشن خیال قوم معقول اسباب کی بنیادوں پر گائے کے گوشت سے اجتناب کا فیصلہ کرے تو اسے حق ہے کہ وہ اسے ملکی قانون کی شکل دے دے مگر جب تک ایسا نہیں ہوتا لوگوں کو آزادی فکر کے حق سے محروم نہ کیا جائے اور ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر غلط مذہبیت کے نام پر انہیں ڈنڈے سے نہ ہانکا جائے۔

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

مسجد کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسنِ اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں دینِ اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانۂ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

۱۔ محترمہ امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب لون جہلم۔ انگوٹھیاں طلائی تین عدد

۲۔ محترمہ طاہرہ صاحبہ بنت مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم دار الصدر شرقی ربوہ۔ بالی طلائی ایک عدد

۳۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منیر احمد صاحب صراف رحیم یار خان۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۴۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ گوٹھ غلام محمد (سندھ)۔ ڈنڈی جھمکی طلائی ایک عدد

۵۔ محترمہ جمیلہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ عبد المجید صاحب اوورسیئر کوئٹہ چھاؤنی۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۶۔ محترمہ نسیم بیگم چوہدری محمد اختر صاحب دار الصدر غربی ربوہ۔ چوڑی طلائی ایک عدد

۷۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری مظفر علی صاحب سمن آباد لاہور۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۸۔ محترمہ اعجاز سلطانہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسحاق صاحب منٹگمری۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۹۔ محترمہ حکمت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد ۔ پنڑیاں چاندی دو عدد، کڑا چاندی ایک عدد

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور۔ داخلہ ایف۔ ای ایل صبح کی کلاسز

مجوزہ فارم پر درخواست کی آخری تاریخ ۱۵/۱۰/۶۶ فارم پرنسپل صاحب کے دفتر سے درخواست کے ہمراہ ذیل کے سرٹیفکیٹ ضروری ہیں:۔ ۱۔ سرٹیفکیٹ کریکٹر۔ ۲۔ بی اے کی سند کی نقل مصدقہ ۳۔ میٹرک کی سند۔ نقل مصدقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴۔ سرپرست کی تصدیق کہ امیدوار اپنے سرپرست کے پاس رہے گا۔ ۵۔ فوٹو کی تین کاپیاں۔ انٹرویو ۲۷/۱۰/۶۶ ایل ایل بی میں پروویژنل داخلہ ۱۵ اکتوبر ان طلباء کے لئے جو بی۔ ایل یا ایف۔ ای ایل کا سپلیمنٹری امتحان دے چکے ہیں۔ (پ۔ ٹ ۵/۱۰/۶۶)

کیڈٹ کالج کوہاٹ کی آٹھویں جماعت میں داخلہ

سالانہ فیس۔ تین قسطوں میں ۔/۳۰۰ وظیفہ قابلیت کی بنا پر نیز آمدنی کے پیش نظر سالانہ ۔/۵۰۰، ۔/۱۲۰۰، ۔/۹۰۰، ۔/۶۰۰ کم از کم۔ عمر اپریل ۱۹۶۷ء ۱۱½ سال سے ۱۳ سال۔

ٹسٹ۔ انگریزی۔ حساب۔ اردو میں۔ ساتویں جماعت کے مطابق۔ ساتویں کے طلباء امتحان ہی میں بیٹھ سکیں گے۔ درخواست کی آخری تاریخ ۳۰/۱۱/۶۶۔ ٹسٹ۔ کوہاٹ۔ پشاور۔ راولپنڈی لاہور میں ہوگا اور اگر ضرورت ہوئی تو ملتان میں دسمبر ۱۹۶۶ء کے آخری ہفتہ میں ڈاکٹری معائنہ۔ مندرجہ بالا مقامات پر فروری ۱۹۶۷ء میں ۔/۲ کا پوسٹل آرڈر بھیجکر پراسپکٹس وغیرہ دفتر پرنسپل صاحب سے۔ (پ۔ ٹ ۵/۱۰/۶۶) (ناظر تعلیم)

درخواست دعا

میری لڑکی فہمیدہ مسرت چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رشیدہ بیگم جسونت بلڈنگ لاہور)

مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے
خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۰ تبوک ۱۳۴۵ہش (۳۰/۹/۶۶) تک مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالےٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

ہماری جملہ بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے اسکی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور اسکے خاص فضلوں اور رحمتوں کا وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید (اکتوبر)

ماہنامہ تحریک جدید کا اکتوبر کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ اگر خریدار اصحاب میں سے کسی کو پرچہ دو چار روز کے اندر نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیں تا کہ پرچہ دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

متعدد احباب نے تقاضا کیا ہے کہ پرچے کے صفحات زیادہ کئے جائیں۔ اور اسی نسبت سے سالانہ چندہ میں بھی اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۶۷ء سے پرچہ چوبیس صفحات کی بجائے بتیس صفحات پر مشتمل شائع کیا جائے۔ اور سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ کی بجائے دو روپیہ کر دیا جائے۔ اسلئے پرانے خریدار جن کا چندہ ختم ہو رہا ہے اور نئے خریدار بھی دو روپے ارسال فرمائیں۔

اکتوبر کے پرچے میں اردو حصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے انگلستان میں جماعتہائے احمدیہ کے تیرہویں سالانہ جلسہ پر دیا گیا پیغام اور انگریزی حصہ میں امریکہ کی جماعتہائے احمدیہ کے انیسویں سالانہ جلسہ پر دیا گیا پیغام شامل اشاعت ہیں۔ یہ دونوں پیغامات ایسے ہیں کہ ان کی کثرت سے اشاعت ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ مختلف بیرونی مشنوں کی کارکردگی اور اسلام اور عیسائیت کے تصادم کے خوشکن نتیجہ کی خبریں بھی پیش کی گئی ہیں۔

احباب تحریک جدید کے کام کو اجاگر کرنے کی غرض سے اس پرچے کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں۔ خود بھی خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی خریدار بنائیں۔ سکولوں کالجوں۔ لائبریریوں کے لئے بھی یہ پرچے منگوائیں تا کہ اسلام کی روز افزوں ترقی سب مسلمانوں کے دلوں میں خدمتِ اسلام کا ایک ولولہ پیدا کرنے کا باعث بنے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر "تحریک جدید" ربوہ)

قرارداد تعزیت

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ کا یہ اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی صحابی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلیل القدر بزرگ۔ نامور صحافی۔ ادیب اور شاعر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی وفات پر اپنے انتہائی رنج و الم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو تمام حسنات کا وارث بنائے۔

اس موقعہ پر ہم مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب جنید ہاشمی بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور ان کے دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس عظیم نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔

(سیکرٹری سٹاف کونسل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

39

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ بھارت کے چھ صوبوں مدھیہ پردیش، مغربی بنگال، یوپی، آندھرا اور بمبئی میں طلباء کے ہنگامے جاری ہیں۔ یوپی میں یہ ہنگامے خطرناک شکل اختیار کر گئے ہیں۔ الٰہ آباد، لکھنؤ، کانپور، آگرہ اور متھرا میں خونریز فسادات ہوئے ہیں۔ اور وہاں طلباء نے کئی سرکاری عمارتوں کو نذر آتش کر دیا ہے پولیس کی گولیوں سے متعدد طلباء ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور گرفتار ہونے والوں کی تعداد پانچ سو تک پہنچ گئی ہے۔ یوپی، بہار اور آندھرا میں سکول کالج اور دیگر تعلیمی ادارے بھی بند پڑے ہیں۔

متھرا کے علاوہ کل پولیس نے کشن گڑھ میں بھی مظاہرہ کرنے والے طلباء کے جلوس پر فائرنگ کی۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق متھرا میں دو طلباء فائرنگ سے ہلاک ہو گئے۔ کشن گڑھ میں بھی دو طلباء گولی لگنے سے زخمی ہوئے۔

آل انڈیا ریڈیو کی اطلاعات کے مطابق طلباء کے ہنگامے جو گوالیار سے شروع ہوئے تھے۔ یوپی کے تمام اہم شہروں میں پھیل گئے کل متھرا کے طلباء اور پولیس کی گولیوں سے دو طلباء ہلاک اور نو زخمی ہو گئے طلباء نے شہر کی کوتوالی کو تباہ کر دیا اور دوسرے دو تھانوں میں آگ لگا دی طلباء کے پتھراؤ سے متھرا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایس. ل اور متعدد کانسٹیبل بھی مجروح ہو گئے۔

• لاہور ۷ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے صوبہ کے شمالی حصوں میں بجلی کی شدید قلت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے تحت ہوٹلوں، سینماؤں، تجارتی اداروں اور دوسرے مقامات پر شام کے ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے ۹ بجے تک سجاوٹ کے لئے روشنی کرنے یا روشنی سے بنے ہوئے اشتہارات کی نمائش ممنوع قرار دے دی گئی ہے اس حکم کا اطلاق فوراً ہو گا تاہم کوئٹہ کراچی، قلات اور خیرپور ڈویژن اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

• راولپنڈی ۷ اکتوبر۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان پی ایل ۴۸۰ پروگرام کے تحت ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت امریکہ پاکستان کو چار لاکھ ٹن اناج فراہم کرے گا۔ پاکستان میں متعین امریکی سفیر ڈاکٹر لوجین لاک اور سیکرٹری وزارت امور اقتصادیات مسٹر آئی اے خان نے اپنی اپنی حکومت کی طرف سے معاہدے پر دستخط کئے۔

• نیویارک ۷ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفان سے متاثرہ لوگوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ عالمی ادارہ طوفان زدگان کے لئے حتی الوسع امداد دینے کو تیار ہے بشرطیکہ حکومت پاکستان اس کے لئے درخواست کرے۔ اوتھان نے یہ بات وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ کے نام ایک پیغام میں کہی ہے۔

سیکرٹری جنرل نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں طوفان سے جو بھاری جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اس کی افسوسناک خبریں پڑھ کر انہیں سخت دکھ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام سے اس سلسلہ میں میری طرف سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔

• واشنگٹن ۷ اکتوبر۔ گذشتہ روز امریکی سینیٹ نے غیر ملکی امداد کے بل میں گیارہ کروڑ ڈالر کمی کر دی۔ اس تحریک کا خاص مقصد یہ تھا کہ پاکستان اور بھارت کی فوجی امداد بحال نہ کی جائے بل کے حق میں ۷۴ اور مخالفت میں ۲۷ ووٹ ملے۔ سینیٹ نے بل میں فوجی امداد کے شعبے میں چار کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کی کمی کر دی۔

لوزیانہ کے ڈیموکریٹ سینیٹر ایلن جے گیلنڈر نے کہا اس بل کی بدولت پاکستان اور بھارت کی فوجی امداد کی بحالی روک دی جائے گی۔ اور امریکہ ترقی پذیر ملکوں کو قرضے پر جو اسلحہ فراہم کرتا ہے اس میں کمی ہو جائے گی۔

• تہران ۷ اکتوبر۔ شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی نے کہا ہے کہ ایران تخفیف اسلحہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے اور ایٹمی ہتھیاروں سے پاک علاقہ قائم کرنے کے حق میں ہے اور ہماری خارجہ پالیسی انہی اصولوں پر مبنی ہے۔ شاہ ایران کل یہاں پارلیمنٹ میں موسم سرما کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے امن کا قیام ضروری ہے۔ لیکن جب تک عالمی امن کی ضمانت نہیں مل جاتی، ایران اپنی دفاعی تیاریوں کو جاری رکھے گا۔

• واشنگٹن ۷ اکتوبر۔ ترکی کے صدر جنرل جودت سنائی ۶ سے ۸ دسمبر تک واشنگٹن کا دورہ کریں گے۔ وائٹ ہاؤس کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ جنرل سنائی کے دورہ امریکہ کی مزید تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔

• پیرس ۷ اکتوبر۔ فرانس میں ایٹمی میزائلوں سے لیس آبدوزوں اور ایٹمی میزائلوں کی تیاری شروع ہو گئی ہے۔ فرانس کے وزیر دفاع موسیو میسمیر نے کل قومی اسمبلی کی دفاعی کمیٹی کو بتایا کہ فرانس کی پہلی ایٹمی میزائل بردار آبدوز آئندہ سال مارچ میں اتار دی جائے گی۔

• مظفرآباد ۷ اکتوبر۔ بھارتی مقبوضہ کشمیر میں زبردست غذائی قلت پیدا ہو گئی ہے اور کشمیری عوام میں کٹھ پتلی وزیر اعظم جی ایم صادق اور بھارت کی حکمران کانگریسی حکومت کے خلاف زبردست غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ جگہ جگہ احتجاجی جلسے منعقد کر رہے ہیں۔

بھارت کے اردو روزنامہ پرتاپ کی ۲ ستمبر کی اشاعت کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی ڈیموکریٹک کانفرنس کے زیر اہتمام ایک میل لمبا جلوس نکالا گیا جس میں بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی اور وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا کے خلاف نعرے بلند کئے گئے۔ آخر میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس سے متعدد مقررین نے خطاب کیا اور بھارتی رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ اپنے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ بلا تاخیر تمام تنازعات طے کریں۔

• جموں ۷ اکتوبر:۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں نے ایک ماہ کے لئے جموں میں جلسے کرنے اور جلوس نکالنے پر پابندی عاید کر دی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ اقدام ان مہاجرین کے جموں میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے کیا ہے جو گذشتہ پاک بھارت جنگ کے دوران بے گھر ہو گئے تھے اور کیمپوں میں مقیم تھے ان کی تعداد ۲ ہزار کے لگ بھگ ہے۔

امانت تحریک جدید

کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواستِ دعا!

میرا بھتیجا مزمل عمران کافی عرصہ سے کمزور چلا آرہا ہے۔ کبھی کبھی بیمار ہو جاتا ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(خاکسار حمید احمد، درزی سرحن ڈیرہ بگٹی ضلع سبی)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب شائع کی جا رہی ہیں جن احباب نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی یا درستی کروانی ہو وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ نیز خط لکھتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر)

ماہنامہ انصار اللہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں (ناظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

خدا کا وعدہ ہے کہ اگر صدقہ کرو گے تو تمہیں مغفرت حاصل ہوگی

صدقہ کا بدلہ انسان کو اس جہان میں بھی ملتا ہے اور اگلے جہان میں بھی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آیت ۲۶۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر پہلی آیت میں یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ کے معنی افلاس اور محتاجی سے ڈرانے کے لئے جائیں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ شیطان تو فقر کو بڑا سمجھتا ہے اور خدا تعالیٰ گناہ کو۔ اس لئے وہاں فقر کو پہلے رکھا اور یہاں مغفرت کو۔ اس طرح رحمانی اور شیطانی سلسلوں میں جو اشیاء کی عظمت کا فرق ہے اس کو ظاہر کر دیا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ کی مثال میں اودھ کی ریاست کی مثال دیا کرتے تھے کہ جب انگریزوں کا اس سے بگاڑ شروع ہوا تو انہوں نے ریاست کے ان تمام لوگوں کو جن کا روپیہ کلکتہ کے بنکوں میں جمع تھا نوٹس دے دیا کہ اگر تم ہمارے مقابلہ میں اٹھو گے تو تمہارا تمام روپیہ ضبط کر لیا جائے گا۔ اس پر وہ اپنے فقر کے خیال سے چپ کر کے بیٹھ گئے۔ اور انگریز نواب کو گرفتار کر کے لے گئے۔ لیکن یورپین اقوام چونکہ قربانی کی عادی ہیں اس لئے وہ اس قسم کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتیں۔ چنانچہ پہلی جنگ عظیم میں کروڑوں روپیہ جرمنی کا انگریزوں کے ہاں تھا اور انگریزوں کا کروڑوں روپیہ جرمنی میں تھا لیکن اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی اور پورے زور سے لڑائی شروع کر دی گئی۔ تو زندہ رہنے والی قومیں جانتی ہیں کہ روپیہ خرچ کرنے کے لئے ہی ہوتا ہے اس لئے وہ خرچ کرنے سے گریز نہیں کرتیں۔ لیکن جو قومیں روپیہ جمع رکھتی ہیں اور غرباء پر خرچ نہیں کرتیں وہ نقصان اٹھاتی ہیں۔

یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے حالانکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم تباہ ہو جاؤ گے۔ اور جب تم اپنے غریب بھائیوں سے بُرا سلوک کرو گے تو دشمن تک کہیں گے کہ یہ لوگ بڑے پست فطرت ہیں۔ انہوں نے غریبوں تک کا خیال نہ رکھا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم صدقہ کرو گے تو اس کے نتیجہ میں تمہیں مغفرت حاصل ہوگی۔ یعنی جب تم غرباء کو اچھا دو گے تو تمہارے اپنے عیب بھی چھپ جائیں گے۔ کیونکہ وہ شخص جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہو اس میں اگر کوئی عیب بھی ہو تو لوگ اسے چھپا لیتے ہیں اور اگر یہ مطلب بھی لیا جائے کہ وہ جن باتوں کا وعدہ کرتا ہے وہ آخر فقر پیدا کرتی ہیں تو اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جن باتوں کا حکم دیتا ہے ان کا پہلا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ جب تم لوگوں کے عیوب ڈھانکو گے تو وہ تمہارے عیب ڈھانکے گا۔ گویا اس ذریعہ سے تم خدا کے حضور میں بھی اور بندوں کی نگاہ میں بھی نیکی حاصل کرو گے اور دوسرا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہاں بھی تمہارے مال میں زیادتی ہوگی۔ کیونکہ قومی اخراجات میں حصہ لینے یا غرباء قوم کو بڑھانے اور ترقی دینے سے قومی طاقت ترقی کرے گی۔ اور آخر تم کو مالی فائدہ بھی پہنچے گا اور اس خرچ کو بڑھا کر اللہ تعالیٰ تمہیں اگلے جہان میں جو کچھ دے گا اس کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۱۷، ۶۱۸)

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد مکرم پنڈت محمد عبداللہ صاحب گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ گزشتہ دو تین روز سے حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتیاب فرمائے۔ آمین۔

(محمد نصر اللہ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

راولپنڈی میں ترکی کے صدر جنرل سنائے کا والہانہ استقبال

معزز مہمان کو اکیس توپوں کی سلامی دی گئی

راولپنڈی ۱۸ر اکتوبر۔ ترکی کے صدر جنرل سنائے پاکستان کے پانچ روزہ سرکاری دورے پر کل راولپنڈی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ پر معزز مہمان کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔ صدر سنائے کا طیارہ پاکستانی فضائیہ کے آٹھ طیاروں کے جلوس میں چکلالہ پہنچا جونہی ان کا طیارہ ہوائی اڈہ پر اترا ہزاروں افراد نے جو ان کے استقبال کے لئے جمع تھے پرجوش نعرے لگائے گئے۔ معزز مہمان جب طیارے سے باہر آئے تو صدر محمد ایوب خان نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر صدر سنائے کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ فوجی بینڈ نے ترکی اور پاکستان کے قومی ترانوں کی دھنیں بجائیں اس کے بعد معزز مہمان کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔

صدر ایوب نے معزز مہمان سے قومی اسمبلی کے قائمقام سپیکر مسٹر عبد المنان، وفد مہمانداری مسٹر ایس ایم ظفر اور بیگم ظفر ترک سفیر اور ان کی بیگم اور دوسرے وزراء، اعلیٰ افسروں اور ممتاز شہریوں کا تعارف کرایا۔ دو چھوٹی بچیوں نے صدر سنائے اور بیگم سنائے کو گلدستے پیش کئے۔

معزز مہمان کو فوج اور ہوائی بیڑے کے دستوں کی سلامی لینے اور گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد ایک جلوس کی شکل میں ایوان صدر کے مہمان خانے لے جایا گیا۔ جہاں معزز مہمان قیام کریں گے۔ ہوائی اڈہ سے ایوان صدر کے مہمان خانے تک دس میل لمبے راستے کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا سڑک کے دونوں طرف ترکیہ کے سرخ ہلالی پرچم اور پاکستان کے قومی پرچم لہرا رہے تھے معزز مہمان کی ایک جھلک دیکھنے اور ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے سڑک کے دونوں طرف عوام کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے۔

گذشتہ ستمبر میں پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملہ کے موقع پر جس طرح کھلم کھلا ترکی نے پاکستان کی اخلاقی اور مادی امداد کی تھی۔ پاکستان کے عوام اس کے لئے ترکی کے ممنون ومشکور ہیں۔ وہ اس موقع پر جنرل سنائے کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرنے کے لئے اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔

ہوائی اڈہ سے صدر کے مہمان خانے تک تمام راستہ بھی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سڑک کے دونوں طرف سرخ و سبز جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ تمام راستہ پر بڑے بڑے بینر لگے ہوئے تھے جن پر خیر مقدمی نعرے درج تھے اور جب معزز مہمان کی سواری ان کے قریب سے گزرتی تو لوگ صدر سنائے زندہ باد اور ترکی زندہ باد کے نعرے لگاتے جو صدر ایوب کے ہمراہ لیموسین کار میں سوار تھے۔ ہاتھ ہلا ہلا کر لوگوں کے نعروں کا جواب دے رہے تھے ان کے پیچھے کاروں کی ایک لمبی قطار تھی۔ جس میں صدر سنائے کے پارٹی کے ارکان جن میں وزیر خارجہ احسان صابری شامل ہیں بیٹھے تھے۔

صدر ایوب اور جنرل کے درمیان عالمی صورت حال۔ پاکستان اور ترکی کے تعلقات، اور اس علاقے کے معاملات اور مسائل پر آج بات چیت ہو رہی ہے۔

دونوں مدبر عالمی صورتحال کے سلسلہ میں کشمیر اور قبرص کے مسائل پر بھی بات چیت کریں گے۔

مڈل کا امتحان فروری میں ہوگا،

مڈل کا امتحان فروری ۱۹۶۷ء میں ہوگا باقاعدہ اور پرائیویٹ امیدوار طلباء فارم داخلہ پُر کر کے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر کو اور طالبات ڈسٹرکٹ انسپکٹریس کو ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۶ء تک پہنچا دیں۔ تین روپیہ لیٹ فیس کے ساتھ فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ر نومبر ۱۹۶۶ء ہے۔ اس کے بعد کوئی فارم داخلہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ دپ ۶۶/۱۰/۱۳

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)